الجامعة السيفية

الشؤون العامة

أنا

صوت الإيمان

معهد الزهراء الجامعة السيفية

١	هذا الفتى سيفُ الهدى - العلم کے نعم الاناء
٢	اے شہ عالی قدر! ہم آپ پر قربان ہیں
٣	منت کرو عنایت ایک قطرہ بس عسل کا
٤	علماء العوالم قد علموا
٥	حسن گلرو ماہ تابندہ سے پوچھا چاھئیے
٦	لدني علم نا بحر اطم چھے
٧	ہیں مفضل محمد خدا کی قسم
٨	چلو اے پیارا عزیزو چلو

(١)

ھذا الفتی سیفُ الھدی ۔ العلم کے نعم الاناء

علم ہدی کا بالیقیں	مصدر ہے صدر شاہ دیں	یہ معرفت سے کہتے ہیں	سب علم حق کے طلباء
ھذا الفتی سیفُ الھدی		العلم کے نعم الاناء	

کر لو طلب اے مردوزن	تم چاھو جو بھی علم و فن	لازم ہے پر اس سیر میں	لب پر ہو بس اک یہ نداء
ھذا الفتی سیفُ الھدی		العلم کے نعم الاناء	

ہے علم اک کنز ثمیں	اوراُس کے ہیں طالب کئیں	پر ہوگا حاصل یہ جسے	کر دینگے اک لحظہ عطا
ھذا الفتی سیفُ الھدی		العلم کے نعم الاناء	

شہ علم کہ اک بحر ہیں	حکمت کہ یہ اک شہر ہیں	تو لینا بس علم و حکم	بخشے رزا جو با رضاء
ھذا الفتی سیفُ الھدی		العلم کے نعم الاناء	

ہر علم چاہت سے پڑھو	ہر فن میں تم آگے بڑھو	دل میں عقیدہ یہ لیئے	ہیں علم و فن کے منتہی
ھذا الفتی سیفُ الھدی		العلم کے نعم الاناء	

یہ شاہ کا سن لو بیاں	ہر لفظ ان کا ہے قرآں	بس وحی ہی سمجھو اسے	جو بھی کرے لب سے اداء
ھذا الفتی سیفُ الھدی		العلم کے نعم الاناء	

کربل کا کر کے یاد غم	تم دفع کر لو سارے ہم	ہر علم کا ہے لب یہی	فرماتے ہیں صبح و مساء
ھذا الفتی سیفُ الھدی		العلم کے نعم الاناء	

ہو علم کا ایسا اثر	کہ آئے تم کو بس نظر	علمیہ ہر صورت میں اور	معنی میں یہ جلوہ نما
ھذا الفتی سیفُ الھدی		العلم کے نعم الاناء	

برہان دیں کے ہیں قریں	علم و حکم میں سیف دیں	کہتا ہے ہر طالب کا دل	ہے شہ محمد کے "انا"
ھذا الفتی سیفُ الھدی		العلم کے نعم الاناء	

تم جان لو اے اہل حب	علم و عمل کا ہے یہ لب	کرنا دعا ہر پل رہے	تا حشر باقی اے خدا
ھذا الفتی سیفُ الھدی		العلم کے نعم الاناء	

تو علم کی رکھنا اے رب	داؤد میں باقی طلب	دنیا و دیں میں اس کا ہے	ہر امتحاں میں آسرا
ھذا الفتی سیفُ الھدی		العلم کے نعم الاناء	

(٢)

اے شہ عالی قدر ! ہم آپ پر قربان ہیں
آپ ھی مولی ہمارے آپ ہی پہچان ہیں

آپ ہیں عاشر کی سیما ہم ندم کی ذات ہیں
ہم گنہ گاروں کے خاطر اک کرم کی ذات ہیں

آپ رحمت ہم قصور و عجز کے عنوان ہیں

آپ ذات النور ہو اور ہم پجاری نور کے
آپ سے روشن ہیں جلوے صاحبِ مستور کے

آپ ابداعی ملک ہم خاک کے ارکان ہیں

ساقی کوثر ہو ، علمِ حق کے ہو نعم الاناء
ہم خیالِ جام میں ہیں ، تم "سَلُوني" کی ضیاء

آپ کے مکھڑے میں جنت کے عیاں بستان ہیں

آپ ہو عالم ، فتی کامل ، خضِر کے ہم صفات
آپ سے روشن ہے عالم کے لیئے راہِ نجات

آپ کی طاعت کے خاطر ہم ہوے انسان ہیں

چاند تک جانے میں دانائی بھلا کس کام کی
خود وہ مدحت میں کرے تسبیح شہ کے نام کی

ہم شریکِ آشنائی چاند کے ، ہر آن ہیں

آپ پالنہار ہو ہم فیض کے محتاج ہیں
آپ کے فضل و کرم سے ہم ہیں جو کچھ آج ہیں

آپ کے سائے تلے ہر غم سے ہم انجان ہیں

آپ کل عشقِ الہی ، ہم تو دیوانے سہی
آپ ہو شمعِ ہدایت ہم بھی پروانے سہی

آپ کی الفت سے پاتے درجہء ایمان ہیں

	آپ ہو بخشش کے پیکر ، ہم نظر کے ہیں فقیر آپ ہو عزت سراپا ، ہم قدر میں ہیں حقیر
آپ کی خاكِ قدم کے اہلِ دیں سکان ہیں	
	آپ میں تطہیر کی رونق سدا روشن رہے آپ سے تنویر طیب کی بہاء افگن رہے
آپ برہان ہدی کے جانشیں ، ہمشان ہیں	
	ہم رہے قاصر ، برہان الدیں کی طاعت میں سدا اور وہ ہر بار کرتے ہی رہے عفوِ خطاء
آپ کے دامن سے اب وابستہ یہ داماں ہیں	
	تا ابد باقی رہو کاتب کی ہے یہ آرزو آپ کی خدمت سے بال و پر میں ہو قوت نمو
آپ سے پرواز ممکن ، آپ ہی سلطان ہیں	

(۳)

منت کرو عنایت ایک قطرہ بس عسل کا
خدمت میں اب رہے نہ موقع کوئی کسل کا

ساقی ہمارے آقا تم خلد کے شہد ہو
تسبیح تمہاری جپنا نعم الغذاء عقل کا

اپنے میں گن کہ آقا ہردم کرو حفاظت
موضع نہیں رہے گا کوئی خوف اور وجل کا

خاکی تمہارا بندہ خاک شفاء لگاؤں
آنکھوں میں اپنے اب کیوں کوئی کام ہے کحل کا

گل روئے شاہ دیں میں ہے تازگی ازل کی
مرجھائے یہ نہیں کب جیسا ہے حال گل کا

سینۂ شاہ دیں ہے ہر علم کا خزانہ
وارث ہے یہ حقیقی مولی علی کے سل کا

داتار ہے ، سخی ہے ، برہان دین مولی
بخشے جواب مولی مؤمن کے ہر امل کا

یہ شکل شاہ دیں میں اشکال پنجتن ہے
کوئی لاکے تو بتائے مولی کے ہم شکل کا

مشکل میں گر پکاروں مولی تو ہو کفایت

کیا خوب ہے یہ رشتہ مولی سے میرے دل کا

یہ دست بستہ کرکے مولی عرض گذاروں

تھامو تمہیں ہو حافظ یہ دین کے شمل کا

اخلاص کی بناء پر مولی کی مدح کہنا

محتاج ہم نہیں ہیں شاعر کے کوئی کل کا

صادق ہے ایک ادنی خادم نظر کا طالب

یہ آج کا ذخیرہ اور لامراء ہے کل کا

باقی رہو اے مولی بندہ کی یہ دعا ہے

ذمہ تیری بقا سے مولی بقا ہے کل کا

آل نبی پہ ہردم صلوات داوری ہے

وعلی ابن سیف دین

وعلی حفید سیف ، ہے واو یہ وصل کا

(٤)

علماء العوالم قد علموا		انما انت في العالم العلم
بك في دولة الطيب الطهر بال		فتح والنصر قد يخفق العلم
بك قد حلت البركات علي		نا وجلت كذا نعم نعم
لنداءك يا داعي الحق منا		بصدق الولاء نعم نعم
و بحيث نيابة طه الرضى		لك في كل موعظة حكم
لك من نور اهل الكسأ رتبة		حكماء الديانة قد حكموا
لك عترة خير فمن معدن		النور و الرشد والقدس كلهم
و بتائيد عقل سطور الهدا		ية يكتب في النفس ذا القلم
ان افعاله عين رشد و عين		حقيقة حق له الكلم
اذ ذكرت الحسين وقطب الهدى		الطهر فالدمع كالغيث منسجم
فجزاك الاله على ما تفيـ		ـد العلوم لنا حيت النسم
حل في بيت برهان دين الهدى		العلم والمجد والجود والكرم
يا لمولى اب مشفق منعم		بالغزة من هم له الخدم
ولتأدية الشكر من عبده		اليمني و تمديحه النغم
وكفت من سماء السلام على		سوح طه و عترته ديم

حُسنِ گلرو

حُسنِ گُلرو ماہِ تابندہ سے پوچھا چاہیئے
نازِ دلبر حورِ نازِندہ سے پوچھا چاہیئے

راست گو پُرنور ہے اور فکر و غم سے دُور ہے
صِدق اُس کا راست گوینِدہ سے پوچھا چاہیئے

صدق دل یہ شہ محمد کا ہے، جو ہے پُر ضِیا
علم اُسکا مہرِ رَخشِندہ سے پُوچھا چاہیئے

ہاتھ میں اِنکے جو بَسْطَت جُود کی ہے واہ واہ
وہ تو بے شک اَبرِ بارندہ سے پوچھا چاہیئے

جوں رواں ہیں صالحُ الاعمال کے میداں میں شاہ
باد سے یا اسپِ تازندہ سے پوچھا چاہیئے

شاہ سے جو سَربلندی عِلم نے پائی ہے آج
وہ تو ہر اک عِلم خوانِندہ سے پوچھا چاہیئے

یہ تنعّم جو مِلا ہے خَلق کو اُسکا سبب
شاہ کے دستِ زرافشندہ سے پوچھا چاہیے

بخششِ بے انتہا کی انتہا کا مسئلہ
شاہِ دیں کے دستِ بخشندہ سے پوچھا چاہیے

روحِ حاتم ہے غریقِ قُلزمِ شرمندگی
شرم کے حالات شرمندہ سے پوچھا چاہیے

شاہ[ن ۱] کا ہم شاں کوئی عہدِ گذشتہ میں نہ تھا
اَب حقیقت اُسکی آئندہ سے پوچھا چاہیے

ہے یہی واجب کہ اِنسے اَخذ ہو ہر حکمِ دیں
راہِ حق اِن رہنمائندہ سے پوچھا چاہیے

گوہرِ شہوار شہ کا ہر سخن ہے بے شُبہ
مَول اُسکا قدر دانندہ سے پوچھا چاہیے

نغمۂ مُطرب ہے جو حضرت پڑھاتے ہیں نماز
روحِ داؤدِ سرایندہ سے پُوچھا چاہیے

جو عطا ظاہر ہے شہ کی روزِ روشن سی ہے وہ
جو ہے باطن لیلِ پوشندہ سے پوچھا چاہیے

ن ۱ در زمانے میں گذشتہ شاہ کا ہمتا نہ تھا

مدح میں خوشبو جو پاتا ہے ثناگر شاہ کا
وصف اُسکا مُشک ساینده سے پوچھا چاہیئے
جو مَیاشہ کی بَنی الدعوت پہ ہے اسکا بیاں[ن۱]
مادرِ اِشفاق سازنده سے پوچھا چاہیئے
آج ہے دیں کی بِنا بُر استوار و پائدار
حال اُسکا عرشِ پاینده سے پُوچھا چاہیئے
فِطر کی ہو عید شہ کو سازوار و رازِ عید
شاہِ دینِ راز پابنده سے پوچھا چاہیئے
شاہ کی بَنده نوازی جو ہے اے عَبدعلی
داورِ بنده نوازنده سے پوچھا چاہیئے

﴿ ۱۹ ﴾

گلرو	معشوق جه نو چهرو پهول جیوو روپالو چهے
تابنده	چمکنار
نازنده	نازکروا والو
راست گو	سچو بولوا والا
راست گوینده	سچو بولوا والو

ن۱ مہر شہ کی اہل دعوت پر ہے اسکی کیفیت

مہرِ رخشندہ	روشن سورج
ابرِ بارِندہ	ورسنار وادل
باد	هوا
اسپِ تازندہ	عربي گهوڙو
علم خوانندہ	علم پڙهنار
زرافشندہ	سونو لٽاؤنار
شہوار	قيمتي موتي
سرآئندہ	لحن انے موسيقی پيدا کرنار
سایندہ	پيسوا والو
اشفاق سازندہ	شفقة كرنار
داور	خدا تعالى

(٦)

لدني علم نا بحر اطم چھے
ضياء الحلم نا بدر اتم چھے
رحيق حكم نا نهر ارم چھے
مفضل علم ابداعي نا يم چھے

مدينة علم نا گر مصطفى چھے
نے اهنا باب گر شه مرتضى چھے
انے هر اك إمامِ مجتبى چھے
توسيف الدين مفتاح كرم چھے

كتاب الله حقا چھے مفضل
تھيا چھے قدر ما رب سي منزل
چھے شه ما رطب نے يابس مكمل
تلاوة جر كرے اهنے نعم چھے

یہ رشه نا علم نا جاري عيون چھے
تھیا روشن ائمة نا عيون چھے
تھئي ٹھنڈي دعاتو ني عيون چھے
سیر شه ما موالي ني رقم چھے

علوم دين و دنيا نا جواهر
بواطن نے حقائق نا سرائر
حكم نے فلسفة نا سب نوادر
ملے همنے یہ رشه سي لا جرم چھے

مجسم حكمتو ني ذات اَنفس
مجسد نعمتو ني ذات املس
مشخص رحمتو ني ذات اقدس
مفضل شاه نا قدسي شيم چھے

ادب ، أخبار وحكمة نا خزائن
شريعة نا ظواهر نے بواطن
چھے شه نا صدر ير سب نا مخازن
يرشه سي ورسے حكمة نا ديم چھے

يرشه ني ذات اقدس جامعة چھے
علوم خلد اهما لامعة چھے
سحب شه نا كرم نا هامعة چھے
يرشه طائف نے عاكف نا حرم چھے

رچے چھے شاه مجلس حزن وغم ني
كرے چھے موعظة علم وحكم ني
كرے چھے ذكر كربلا نا الم ني
وهے انسو ير غم ما بلكه دم چھے

مفضل شاه نے رب الخلائق
بقاء دیجے هميشه ني اے خالق
نے رزق عافية دیجے اے رازق
یہ شه نا ان گنت فضل وکرم چھے

(٦)

ہیں مفضل محمد خدا کی قسم
بخش دینا مجھے ایک نگاہ کرم

جب چلے وہ تو چال انہیں کی لگے ہر اشارہ بھی ان کی طرح ہی لگے	جلوہ گر ہو تو بیٹھک بھی ان کی لگے ان کی حضرت سوی نہ میرا جی لگے

ان کی صورت وہی ہے خدا کی قسم
بخش دینا مجھے ایک نگاہ کرم

جب تبسم کرے وہ تو گوہر لگے وہ سنبھالیں ہیں فورا جو ٹھوکر لگے	پاوں امید ان کی دعاء گر لگے شہ محمد کی ذات مطہر لگے

اِن کی سیرت وہی ہے خدا کی قسم
بخش دینا مجھے ایک نگاہ کرم

عرس آیا محمد کا پائے حزیں تم کہاں ہو اے مولی خدا کے امیں	دل نہ مانے میرا اور نہ آئے یقیں تیری چوکھٹ پہ آکے جھکاوں جبیں

ان کی حضرت یہی ہے خدا کی قسم
بخش دینا مجھے ایک نگاہ کرم

اپنے روضے پہ مجھ کو بلا لو ذرہ
اپنے قدموں میں مجھ کو سما لو ذرہ

میری قسمت اے آقا بنالو ذرہ
میری کشتی کو پار لگالو ذرہ

میرے عمدت یہی ہے خدا کی قسم
بخش دینا مجھے ایک نگاہ کرم

سر جھکا کر کھڑے ہیں قبر پر تیری
صبر کی نہیں طاقت مجھے تو ابھی

مشکلوں کو میری حل کرو تم سبھی
یاد تم کو میں پل پل کروں ہر گھڑی

تم پے میرا ثقت ہے خدا کی قسم
بخش دینا مجھے ایک نگاہ کرم

تیری یادوں میں آنسو تو بہہ بہہ گئے
غم جدائی کا کیسے یہ ہم سہ گئے

تیری تصویر دیکھتے ہم رہ گئے
یاد آئے ہمیشہ جو تم کہہ گئے

میری دولت یہی ہے خدا کی قسم
بخش دینا مجھے ایک نگاہ کرم

آج بیٹھے ہیں مولی یہ تخت اوپر
وہی آواز دھب شب وہی ہے جگر
شہ محمد کی شان میں ہیں جلوہ گر
ان کے سینے میں مؤمن کی ہر آں فکر

ان کہ قرت یہی ہے خدا کی قسم
بخش دینا مجھے ایک نگاہ کرم

جب برہان الھدی کی وہ ذکر کرے
اور حسین کی مولی شہادت پڑھے
ایک سیلاب اشکوں کا بہنے لگے
اِن کی آنکھوں سے ویسے ہی آنسو گرے

ان کہ زبدت یہی ہے خدا کی قسم
بخش دینا مجھے ایک نگاہ کرم

کیا وہ منظر ہے جب مؤمنیں درمیاں
اک جھلک تیری دیکھے تو ہو اطمئناں
لائے تشریف مالک کون و مکاں
کیا زمیں پر ہیں ہم یا کہ ہے آسماں

ان کی نظرت وہی ہے خدا کی قسم
بخش دینا مجھے ایک نگاہ کرم

تو قدم رنجہ ہووے اے مولی جہاں
جان آجائے ہر جا میں جان جہاں
مہکے برہان دیں کی ہی خوشبو وہاں
پہنچ جائے مکاں وہ کہاں سے کہاں

تیری قدرت وہی ہے خدا کی قسم
بخش دینا مجھے ایک نگاہ کرم

ام ھانی میں باندی گنہ گار ہوں
تیری خدمت کی بے حد قرض دار ہوں
شہ محمد کی ہردم عزادار ہوں
تیرے دید کی آقا طلب گار ہوں

میری جنت یہی ہے خدا کی قسم
بخش دینا مجھے ایک نگاہ کرم

شہ مفضل رہو تم سدا فی الامان
تم سے لہرائے برہان دیں کا نشاں
شکر تیرا ہمیشہ کرے یہ جہاں
تیری جبہت کو چومے امام الزماں

میری بہجت یہی ہے خدا کی قسم
بخش دینا مجھے ایک نگاہ کرم

چلو

ادخلوا جنة خالدين فيها

چلو! اے پیارا عزیزو چلو!

بسم الله الرحمن الرحيم

١

چلو اے پیارا عزیزو چلو
علومِ هُدٰی نا چُني لو گُلو
وه دسمیٓ[١٠] مُحرَّم طَرَف بس ولو
حسیني ذکر نا لَني لو پهلو
چلو یہ سي روشن کري لو دِلو
چلو! اے پیارا عزیزو چلو!

چھے عِیدُ الحُزن ما قیامة ني یاد
کري لو جَمع اهما زادُ المعـاد ٢
شَرِ کـربلاء ني عَزَاء خَـیرِ زاد
یہ جَنَّة نا گھر نو چھے اقوٰی عِماد

چلو بس چلوا چھے نہج الرَّشاد
چلو! اے پیارا عزیزو چلو!

کوئي وقت حسین نہ بھولائي جائي
نے اٰنسو ني نعمة نہ لیوائي جائي ٣
اٰ توفیق کوئي سي نہ چھینائي جائي
نے بُستان اھنو نہ کُملائي جائي

چلو اٰنداء سب ما پھیلائي جائي
چلو! اے پیارا عزیزو چلو!

حسين ني تهئي كربلاء ما شهادة
٤ چھے اهنا سبب عَيۡن سب ني سعادة
نے اهما چھے هر فن ني دَرۡسِ قِيادة
پڑے اهنا سي چھے تفادي ني عادة
چلو اهنو ماتم چھے رُوۡح عبادة
چلو! اے پيارا عزيزو چلو!

اْ غم ير نبي نے وصي نے رُلايا
٥ انے فاطمة نا كليجر جلايا
لكھي كاغذو كوفيو ير بُلايا
حسين نے موت نا گھونٹو پلايا
چلو اْ سنو كربلاء ني بَلايا
چلو! اے پيارا عزيزو چلو!

رضاءِ الٰهي نے اختيار كيدي
تر خاطر مِيان ما تلوار كيدي ٦
نے دعوة ني واڑي نے هَمْوار كيدي
شياطين ني فوج نے مِسمار كيدي
چلو سب يہ ا وات اقرار كيدي
چلو! اے پيارا عزيزو چلو!

كهجوري نے ٹيكو حسين يہ ديدو
لعينو يہ اپ نا جسم نے چهيدو ٧
لعين شِمْر يہ وار خنجر سي كيدو
نے جامِ شهادة حسين يہ پيدو
چلو روئي لو انے جنة خريدو
چلو! اے پيارا عزيزو چلو!

عجب شاں سي سجدہ کرے چھے حسين
دعاؤ سي دامن بھرے چھے حسين ٨
ھدایة نا موتي جڑے چھے حسين
فرشتہ ني صورة گھڑے چھے حسين
چلو بس نظر ما بھرے چھے حسين
چلو! اے پیارا عزیزو چلو!

عُلوم ني ذکرِ حسين چھے لُب
نھیں مو کے اھنے جر چھے اھلِ حُب ٩
حصول چھے اھنا سي رضوانِ رب
یہ کوثرِ خُلد چھے روحاني طِب
چلو یہ ذکر ني طرف مؤمنیں سب
چلو! اے پیارا عزیزو چلو!

شروع سي مجالس نے اٰباد کرجو
دلو نے هـيولیٰ سي اٰزاد کرجو ١٠
مُحبّو نے هر وقت اِمـداد کرجو
بکاء انے مـاتم نو اِرشاد کرجو
چـلو اپنا هادي نے مِيعاد کرجو
چلو! اے پيارا عزيزو چلو!

اٰغم چھے نجـاتي نو اَهدَی السَّبِيل
نتھي اهما صبر نو کروو جَميـل ١١
نے جانو خرچوو چھے اهما قليـل
تو ظاهر کري ليجو نوح وعويل
چـلو پي لو کوثر انے سَلسَبِيل
چلو! اے پيارا عزيزو چلو!

ٱ ذکـر سي جانو ني روزي کماؤ
تمارا نفوس ني قِیمَـة بڑھاؤ ١٢
نے قَوم بَواھِـر ني عِزة وڌھاؤ
مَوَالِي نا فرمـان ماتھے چڑھاؤ
چلو کربلاء ني مجالس سَجاؤ
چلو! اے پیارا عزیزو چلو!

سُنو دل نا کانو سي اے نونہالو
تماري ثَقافـة نے ھر دم سنبھالو ١٣
چھے اپنو طریقـة نِیارو نِرالو
کري لیجو پاك تمارا خـیالو
چلو اٗوینے حل کري لو سؤالو
چلو! اے پیارا عزیزو چلو!

چھے برھانِ دینـــ نا اعلیٰ کلام
بُکاء انے اِبکاء کرو بِالـدَّوام ١٤
ایك اٰنسو بھي نکلے تو تھئي گیو کام
نے تھئي جاسے مؤمن ني حاجة تمام

چـلو اھنا اوپر پڑھي لو سلام
چلو! اے پیارا عزیزو چلو!

اٰ ذکرِ حسین سي دشمن جلے چھے
نے اھني بِنـاؤ نا پایا ھِلے چھے ١٥
انے مؤمنین ني محـبة کِھلے چھے
یہ سب سي بلاؤ ني اٰفة ٹلے چھے

چـلو اٰخرة ني ھداية مِلے چھے
چلو! اے پیارا عزیزو چلو!

عَزاء ني مجالس ني اُهبة كري لو
نے اهنا فوائد ما رَغبة كري لو ١٦
مَوَالي كِـرام ني صُحبة كري لو
نے الله تعالى سي قُربة كري لو
چلو سب گناهو سي تَوبة كري لو
چلو! اے پيارا عزيزو چلو!

چھے مارو اُ پيغـام اے مردو زَن
تمارا ما چھے مارو اُ حُسْـنِ ظَن ١٧
كرِ ذكـرِ حسين كرو رات ودن
جه مولى اوپر رويا چھے اِنس وجِن
چلو اهنا سي هوئي تماري لَگن
چلو! اے پيارا عزيزو چلو!

میں مملوكِ اٰلِ محمّد مفضّل
امامُ الزمــان چھے مولی مُجَّل ١٨
جه مولی ني ذكــر چھے ذِكرِ مُنزَّل
چھوں اهنا ظُهور نو هر دم مُؤَمِّل

چـلو يه چھے اپني سعادة مُكَمَّل
چلو! اے پيارا عزيزو چلو!

امام الزماں حــق نا سُلطان چھے
اٰ نَفْس ونَفَس يه پر قُربان چھے ١٩
دعــاةُ الْهُدٰى اهني بُرهان چھے
يه سَبْ پر صَلاتو نو فَيضان چھے

چـلو اٰ دعــاتو نو فرمان چھے
چلو! اے پيارا عزيزو چلو!